اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ
[الرعد:28]
اللہ
ذِکر کی فضیلت
از قلم
ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ کراچی، پاکستان۔
ناشر
اشرف پبلیکیشنز، اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی
www.ashrafia.net

ذکر

اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

نے ذکر کی محفل سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''ذاکر پر بوقتِ ذکر انوار و تجلیات کی بارش ہوتی ہے

ذاکر مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتا ہے

ذاکر مرنے کے بعد بھی اسی طرح فیض پہنچاتا ہے جس طرح اپنی زندگی میں''

پھر فرمایا:

''ذکر کرو اور ذکر کی فکر کرو کیونکہ اسی میں فلاح ہے اور اسی میں نجات ہے''

ذکر کی فضیلت

از قلم:

فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی

ناشر

اشرف پبلیکیشنز، درگاہ عالیہ اشرفیہ

نام کتاب : ذکر کی فضیلت

مرتب : فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف الاشرفی الجیلانی مدظلہ العالی

صفحات : ۵۲

تعداد : ۱۰۰۰

اشاعتِ اوّل : ۲۶ رمحرم الحرام ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۵ راگست ۲۰۲۲ء

اشاعتِ ثانی : ۱۶ رجمادی الاوّل ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۱ ردسمبر ۲۰۲۲ء

قیمت : ۵۰ روپے

ڈیزائننگ/کمپوزنگ : ابراہیم اشرفی/محمد اجواد عطاری

ناشر : اشرف پبلیکیشنز، کراچی

ملنے کا پتہ : درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی

www.ashrafia.net

فہرست

کچھ مصنف کے بارے میں ۶

آغازِ گفتگو ۱۷

ذکر کی فضیلت ۱۹

ذکر کی فضیلت میں احادیثِ مبارکہ ۲۵

ذکر کی قسمیں ۲۸

ذکرِ بالجہر کا طریقہ ۲۹

اعتراض ۳۰

اعتراض کے جواب میں احادیث ۳۰

ذکرِ خفی ۳۴

ذکرِ خفی کا دوسرا طریقہ ۳۵

ذکرِ دوضربی ۳۶

ذکرِ سہ ضربی ۳۶

ذکرِ حدادی ۳۶

خواتین کے لیے ہدایت ۳۷

ذاکرین کے واقعات ۳۸

غوث الاعظم حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ۳۸

حضرت علاؤالدین علی احمد صابر کلیری علیہ الرحمہ ۳۹

حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ۴۰
اعلیحضرت سید شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی المعروف اشرفی میاں قدس سرہ ۴۱
قطب ربانی حضرت ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ ۴۱
قلب سے اللہ اللہ کی آواز ۴۲
حضرت سید مخدوم اشرف جیلانی قدس سرہ ۴۳
اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ ۴۳
حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کا مقام ۴۴
ذاکر کا مقام و مرتبہ ۴۶
ذاکر صاحب کی آمد ۴۷
حضرت سید عاشرف جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۴۸
درگاہ عالیہ اشرفیہ میں ذکر کی محافل ۵۰
ہفتہ واری و ماہانہ روحانی تربیتی پروگرام ۵۱
سالانہ روحانی تربیتی پروگرام ۵۲

اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(ابن ماجہ، ج:۴، ص:۲۴۷، حدیث: ۳۸۰۰)

کچھ مصنف کے بارے میں...

صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی مدظلہ العالی

ولادت:

حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ: میرے ہاں پانچ بیٹیاں تھیں کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی لیکن بیٹیوں کی پیدائش پر کبھی مغموم نہیں ہوا اللہ کا شکر ادا کیا اور بڑی دھوم دھام سے بچیوں کی تقریبات (عقیقہ، بسم اللہ) منعقد کیں۔ نرینہ اولاد کی خواہش تھی کہ میرا بھی کوئی جانشین ہو۔ ۱۳۸۳ھ ماہ ذوالحج جب چوتھے حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ میں بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا تو مواجہہ شریف میں دورانِ حاضری میری کیفیت متغیر ہوگئی اور رقت طاری ہوگئی۔ اسی دوران مجھے زیارتِ سرکارِ دوعالم ﷺ نصیب ہوئی۔ میں نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے ہاں نرینہ اولاد نہیں کرم فرمائیں۔ فرمایا: "ہمارے نام پر نام رکھو گے"۔ عرض کی: "نام بھی آپ ﷺ کے نام پر رکھوں گا اور آپ ﷺ کے دین کے لیے وقف بھی کر دوں گا"۔ میں نے دیکھا کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی گود میں ایک بچہ ہے اور آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا، میں نے آغوش میں لیا، اس کے بعد آنکھیں کھلیں تو رش اور دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے اچھا خاصا دور ہو گیا تھا۔ میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا، مجھے اولادِ نرینہ کا کامل یقین ہو گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم نورِ مجسم ﷺ کے صدقے میں ۱۶/ جنوری ۱۹۶۵ء بمطابق ۱۲/ رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ بروز جمعہ اولادِ نرینہ سے نوازا اور میں نے اس فرزند کا نام **"سید محمد اشرف جیلانی"** رکھا۔

تسمیہ خوانی:

جب آپ کی عمر چار سال چار ماہ چار دن ہوئی تو والدِ گرامی حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے بڑی دھوم دھام سے آپ کی تسمیہ خوانی کی اور اپنے والدِ گرامی قطبِ ربانی حضرت ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے مزار مبارک کے پاس خود بسم اللہ پڑھائی۔ اس طرح آپ کی تعلیم کا آغاز حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے کیا آپ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ فرمائی۔ سب سے پہلے حفظ قرآن کی جانب توجہ دلائی، آپ نے حافظ عبد الباسط رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حفظ قرآن شروع کیا۔ ابھی ایک پارہ مکمل ہوا تھا کہ ان کا وصال ہو گیا۔ ان کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے حافظ عبد الہادی الباسط کے پاس حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی۔

میٹرک کرنے کے بعد درسِ نظامیہ کی تعلیم اہلسنت کی عظیم دینی درسگاہ دار العلوم نعیمیہ کراچی سے حاصل کی اسی دوران فاضل عربی کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ دار العلوم نعیمیہ میں آپ کو اپنے وقت کے جید علماء سے اکتسابِ فیض کا موقعہ ملا۔ آپ کے اساتذہ کرام میں حضرت مولانا محمد منظور علی خان رامپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبد الجبار نیازی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ولی اللہ صاحب مدظلہ العالی، حضرت مولانا ابوالنور سید منور علی شاہ جیلانی مدظلہ العالی، حضرت قاری رحیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا اعجاز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی منیب الرحمن صاحب مدظلہ العالی، حضرت مولانا جمیل احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمد اطہر نعیمی مدظلہ العالی، حضرت مولانا مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث شارح صحیح مسلم و بخاری، محدث اعظم

پاکستان حضرت علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

۱۹۸۸ء میں آپ نے حضرت علامہ سعیدی رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ حدیث شریف کیا اور ان سے سند حدیث حاصل کی۔ اس موقع پر دار العلوم نعیمیہ کے جلسہ دستارِ فضیلت میں کچھوچھہ شریف سے آفتاب اشرفیت، حضرت علامہ ابو المسعود شاہ سید محمد مختار اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین خانقاہِ حسنیہ سرکارِ کلاں، کچھوچھہ شریف تشریف لائے آپ نے نہ صرف اس جلسے کی صدارت فرمائی بلکہ اس کے اختتام پر اپنے دستِ مبارک سے ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی کے سر پر دستارِ فضیلت بھی باندھی۔ آپ نے تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کے تمام امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کر کے "شھادۃ العالمیہ" کی سند حاصل کی۔

۱۹۹۱ء میں حضرت علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سندِ حدیث عطا فرمائی۔ حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام اسناد حدیث سے نوازا۔ ۱۹۹۷ء شیخ اعظم حضرت علامہ ابو المحمود شاہ سید محمد اظہار اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سندِ حدیث عطا فرمائی۔ ۱۹۸۹ء میں جامعہ اسلامیہ گلزارِ حبیب میں حضرت علامہ مفتی رفیق حسنی مدظلہ العالی سے دورہ میراث کیا اور سند حاصل کی۔ ۱۹۹۲ء میں ادیب اردو اور ادیب عالم کا امتحان دیا اور امتیازی نمبروں سے پاس کر کے سند حاصل کی۔ ۲۰۱۵ء میں مکہ معظّمہ کے ایک جید عالمِ دین حضرت شیخ محمد بن عبد اللہ عیدروس رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو "حدیثِ مصافحہ" کی سند عطا کی۔ اس کے علاوہ اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے خطیب کا کورس کیا اور سند حاصل کی۔ جامعہ کراچی سے "بانی سلسلہ اشرفیہ

حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی علمی دینی وروحانی خدمات کا تحقیقی جائزہ" کے عنوان پر ایک تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کیا اور ۲۰۰۴ء میں پی۔ایچ۔ڈی کی سند حاصل کی۔ حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ کی شخصیت پر یونیورسٹی کی سطح پر پاکستان میں یہ پہلا تحقیقی کام ہوا۔

بیعت وخلافت:

آپ نے طریقت کی تعلیم اپنے والدِ گرامی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور ان کے دستِ مبارک پر سلسلہ چشتیہ میں بیعت کی والدِ گرامی نے اپنی زیرِ نگرانی اللہ الصمد، اسماء الحسنیٰ، دعائے حزب البحر، سورۂ اخلاص کے چلے کرائے اس کے علاوہ دعائے سیفی، دعائے حیدری، دلائل الخیرات اور دیگر اوراد و وظائف کی اجازت عطا فرمائی۔ حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۸۶ء میں حضرت قطبِ ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر سلسلہ اشرفیہ اور اس کے علاوہ دیگر سلاسل طریقت کی خلافت عطا فرمائی اس موقع پر کچھوچھہ شریف سے شیخ اعظم حضرت علامہ ابو المحمود سید اظہار اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور انہوں نے اپنے دستِ مبارک سے تاجِ اشرفیہ ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی کے سر پر رکھا اور حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے خرقہ پہنایا۔

ولی عہدی وجانشینی:

اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے

وصال سے تین سال قبل درگاہ عالیہ اشرفیہ میں علماء ومشائخ کا ایک اجتماع منعقد کیا۔ اس موقع پر ایک محضر نامہ ولی عہدی وجانشین پڑھ کر سنایا گیا پھر حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے علماء ومشائخ کی موجودگی میں آپ کے سر پر تاجِ اشرفی رکھا اور خرقہ پہنا کر اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ تمام علماء ومشائخ نے اس محضر نامہ پر دستخط کیے۔ دسمبر ۲۰۰۵ء میں حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے وصال فرمایا، آپ کے وصال کے بعد مسندِ سجادگی پر متمکن ہوئے۔ سلسلہ اشرفیہ اور دین اسلام کی تبلیغ میں پہلے سے زیادہ مصروف ہو گئے۔ خانوادۂ اشرفیہ کی جانب سے آپ کو ''فخر المشائخ'' کا لقب دیا گیا۔

تبلیغی خدمات:

تبلیغ اسلام کے سلسلے میں اپنے والدِ گرامی حضرت اشرف المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ انگلینڈ، ہالینڈ، بیلجیئم، فرانس، جرمنی، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے دورے کیے۔ والدِ گرامی کے وصال کے بعد ساؤتھ افریقہ، ترکی، ہندوستان، مورشس، ہالینڈ اور مسقط وغیرہ کے دورے فرمائے ہیں۔ آپ نے بہت سے غیر مسلموں کو حلقہ بگوش اسلام کیا اندرونی اور بیرونی ممالک میں والدِ گرامی کے قائم کردہ مراکز کو مزید مستحکم کیا اور حلقہ اشرفیہ کو تنظیم کی صورت دی۔ فیصل آباد میں ''جامع مسجد اشرف المشائخ'' تعمیر کروائی میر پور خاص سندھ میں ''مدرسہ اشرفیہ جیلانیہ'' قائم کیا۔

تحریری خدمات:

قرطاس وقلم سے آپ کا رشتہ بڑا مضبوط ہے آپ کے والدِ گرامی نے ۱۹۷۹ء میں

"ماہنامہ الاشرف" کا اجراء فرمایا تو جناب عارف دہلوی مرحوم اس کے پہلے ایڈیٹر اور آپ سب ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ ۱۹۹۸ء میں جناب عارف دہلوی صاحب کے انتقال کے بعد آپ نے "الاشرف" کی ادارت کا منصب سنبھالا اور تادمِ تحریر اس منصب پر فائز ہیں۔ آپ کے تحریر کردہ مضامین اور خصوصاً ماہنامہ "الاشرف" کے اداریے قارئین الاشرف میں عموماً اور علماء و مشائخ میں خصوصاً بہت پسند کیے جاتے ہیں۔ مختلف اخبارات میں آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی درج ذیل کتابیں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔

۱۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا علمی مقام

۲۔ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ اہلِ علم کی نظر میں

۳۔ خُلقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۔ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۔ پیکرِ استقامت

۶۔ زوجہ اشرف المشائخ خانوادہ اشرفیہ کی نظر میں

۷۔ سفرنامہ ترکی

۸۔ سفرنامہ مورشس

۹۔ شیطان کے مکر و فریب سے بچنے کے طریقے

۱۰۔ واقعات و حقائق فی حیاتِ اشرف المشائخ قدس سرہ

۱۲۔ دم اور تعویذ کی شرعی حیثیت (زیرِ طبع)

۱۳۔ ذکر کی فضیلت

۱۴۔ ضرورتِ شیخ

اتنی مصروفیات کے باوجود آپ مختلف چینلز پر اصلاحی و روحانی اور بزرگانِ دین کے پروگراموں میں مدعو کیا جاتا ہے۔ آپ وہاں تشریف لے جاتے ہیں اور علمی و روحانی بیان فرماتے ہیں۔ رمضان المبارک میں مختلف چینلز پر سحری کی نشریات کے پروگرام میں آپ مدعو کیے جاتے ہیں۔

درس قرآن:

ہر انگریزی مہینے کے پہلے جمعہ کو جامع مسجد نورانی G-11 نیو کراچی میں اور دوسرے جمعہ کو جامع مسجد امیر حمزہ پہلی چورنگی ناظم آباد میں اور تیسرے جمعہ کو جامع مسجد نور السلام اورنگی ٹاؤن میں ماہانہ درس قرآن کی محافل سے خطاب فرماتے ہیں۔

درسِ حدیث:

ریڈیو پاکستان کی صبح کی نشریات میں آپ کا درسِ حدیث بھی نشر کیا جاتا ہے۔ جو عوام و خواص میں مقبول ہے۔ یہ سلسلہ عرصہ دراز سے جاری ہے اس کے علاوہ ریڈیو پاکستان کے دیگر مذہبی پروگراموں میں بھی شرکت فرماتے ہیں۔

روحانی تربیتی نشست:

ہر اتوار کو بعد نمازِ عصر درگاہ عالیہ اشرفیہ میں مریدین و معتقدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب کرتے ہیں۔ جس میں تصوف و طریقت کے متعلق گفتگو ہوتی ہے۔ یہ نشست انٹرنیٹ کے ذریعے جو مختلف موضوعات پر ہیں WWW.ASHRAFIA.NET

اور یوٹیوب پر بھی موجود ہیں۔ اب تک ڈھائی سو نشستیں ہو چکی ہیں۔ جو نہایت اہم موضوعات پر مشتمل ہیں اس کی فہرست ہماری ویب سائٹ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

خطابت:

آپ نے ۹ سال کی عمر میں خطابت کا آغاز جامع مسجد قطب ربانی درگاہِ عالیہ اشرفیہ سے کیا۔ اس کے بعد جامع مسجد حنفیہ لیاقت آباد اور پھر جامع مسجد نورانی خاموش کالونی، خالد آباد میں مسلسل کئی سال خطابت کے فرائض انجام دیئے۔ ۱۹۹۷ء میں جامع مسجد غوثیہ، گلبہار میں خطاب کا آغاز فرمایا۔ یہ سلسلہ تادمِ تحریر جاری ہے یعنی مسجد ہذا میں آپ کی خطابت کو ۲۵ سال ہو چکے ہیں۔

مناصب:

۱۔ سجادہ نشین: درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی

۲۔ امیر: مرکزی حلقہ اشرفیہ پاکستان (رجسٹرڈ)

۳۔ امیر: حلقہ اشرفیہ جیلانیہ (راوٹرڈیم، ہالینڈ)

۴۔ چیئرمین: طاہر اشرف ایجوکیشنل سوسائٹی

۵۔ چیئرمین: سمنانی انٹرنیشنل ویلفیئر ٹرسٹ

۶۔ ایڈیٹر: ماہنامہ الاشرف

۷۔ پرنسپل: سمنانی فاؤنڈیشن اسکول

۸۔ سرپرست: جامع مسجد امیر حمزہ (ٹرسٹ)

۹۔ سرپرست: جامع مسجد صابری، رنچھوڑ لائن

۱۰۔سرپرست: جامع مسجد وارثی، حسرت موہانی کالونی

۱۱۔خطیب: جامع مسجد غوثیہ، گلبہار، کراچی

خلفاء:

حضرت فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے مشائخ ماسبق کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سلسلے کی اشاعت کے لیے بہت سے لوگوں کو سلسلۂ اشرفیہ کی خلافت واجازت عطا فرمائی لیکن آپ نے خاص طور پر اس بات کا لحاظ رکھا کہ خلافت اس کے اہل کو دی جائے۔ اسی لیے آپ کے خلفاء میں بڑے بڑے جید علماء، صوفیاء اور مفتیانِ کرام نظر آتے ہیں۔ آپ کے خلفاء میں درج ذیل شامل ہیں:

۱۔استاذ العلماء حضرت علامہ ابو الفیض فضل الرحمٰن صاحب بندیالوی اشرفی (مہتمم جامعہ منظر السلام، بستی خیر آباد، ڈیرہ اسماعیل خان)

۲۔ مولانا اکرام المصطفیٰ اعظمی اشرفی (خطیب وامام جامع مسجد میمن، بولٹن مارکیٹ، کراچی)

۳۔علامہ پروفیسر سید رئیس شامی اشرفی

۴۔مولانا مفتی حماد میاں برکاتی اشرفی ابن حضرت مولانا مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ العالی

۵۔مولانا مفتی جواد میاں برکاتی اشرفی ابن حضرت مولانا مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ العالی

۶۔مولانا مفتی محمد شریف سعیدی اشرفی (مہتمم جامع نور القرآن، میرپور خاص، سندھ)

۷۔مفتی نذیر احمد قادری اشرفی (خطیب جامع مسجد غوثیہ رضویہ، مانانوالہ، فیصل آباد)

۸۔مولانا حیات نور خاں اشرفی (خطیب جامع مسجد حنفی، مورشس)

۹۔قاری جان محمد نوری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (منڈی احمد آباد)

۱۰۔مولانا مفتی عبدالوارث قادری اشرفی (خطیب جامع مسجد مصطفیٰ، مصطفیٰ آباد، ملیر، کراچی)

۱۱۔استاد العلماء مولانا محمد رفیق عباسی اشرفی (سینئر مدرس، دار العلوم امجدیہ، کراچی)

۱۲۔مولانا محمد رمضان سیالوی اشرفی (خطیب جامع مسجد داتا دربار، لاہور)

۱۳۔مولانا محمد مجاہد علی نعیمی اشرفی (نارووال)

۱۴۔مولانا محمد ساجد نواز قادری اشرفی (مہتمم انوار العلوم، ملتان)

۱۵۔مولانا طاہر اشرفی (ہالینڈ)

۱۶۔مولانا محمد حامد علی ناصر اشرفی

۱۷۔مولانا ارقم المصطفیٰ اعظمی اشرفی

۱۸۔مولانا فضل منان قادری اشرفی (جامعہ قادریہ، مردان)

۱۹۔مولانا محمد مختار اشرفی (مدرس جامعۃ النور، نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی)

۲۰۔مولانا انعام المصطفےٰ اعظمی اشرفی

۲۱۔علامہ مفتی عتیق اختر القادری اشرفی (خطیب میمن مسجد، صدیق آباد، کراچی)

۲۲۔مولانا اسد قادری اشرفی (خطیب مبارک مسجد، روشن آباد، شاہ فیصل کالونی، کراچی)

۲۳۔مولانا مفتی ساجد محمود نقشبندی قادری اشرفی (امام و خطیب عثمانیہ مسجد، شاہ فیصل کالونی، کراچی)

۲۴۔صاحبزادہ سید مکرم اشرف جیلانی

۲۵۔صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی

۲۶۔حافظ محمد ہارون اشرفی (راوٹرڈیم، ہالینڈ)

۲۷۔مولانا عبد الصمد قادری اشرفی (شاہ فیصل کالونی، کراچی)

۲۸۔ مولانا مرتضیٰ حسین اشرفی (خطیب جامع مسجد سلطان، اسٹیل ٹاؤن، کراچی)

۲۹۔ مولانا ظہور احمد قادری اشرفی

۳۰۔ جناب محمد اسحاق اشرفی (جانشین خانقاہِ محبوب یزدانی، اورنگی ٹاؤن، کراچی)

۳۱۔ صاحبزادہ سید محب النبی اشرفی (بھاول نگر)

۳۲۔ مولانا سید شعیب قادری اشرفی (ڈیرہ اسماعیل خاں)

۳۳۔ مولانا محمد عمران قادری اشرفی (ڈیرہ اسماعیل خاں)

الحمدللہ! آپ درگاہِ عالیہ اشرفیہ کے سجادہ نشین ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے حضرت قطبِ ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ اور حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کا فیض روحانی آپ کے دستِ مبارک سے جاری و ساری رہے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی

تصورِ موت

حضرت قطبِ ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے فرمایا: گناہوں سے بچنے اور صحیح راہ پر چلنے کے لیے اور کچھ نہیں تو صرف "تصور موت" ہی کافی ہے تصورِ موت "**آخرت کی طرف رہنمائی**" کرتا ہے اور "تصور آخرت" انسان کو ذہن نشین کراتا ہے کہ اسے ایک بزرگ و برتر ہستی کے سامنے پیش ہونا ہے اور اپنے "**اعمال کی سزا و جزا**" پانی ہے۔ (ملفوظاتِ قطب ربانی قدس سرہ)

آغازِ گفتگو

نحمدہٗ نصلی علی رسولہ الکریم

کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی ہے۔ شجر و حجر، جمادات، نباتات، حیوانات، انسان، جن اور فرشتے۔ غرض یہ کہ جتنی مخلوقات اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائیں وہ سب ہمہ وقت اس کے ذکر میں مشغول ہیں اور ان مخلوقات میں سے جو بھی اس کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو وہ نقصان اُٹھاتا ہے، انسان کیونکہ اشرف المخلوقات ہے اِسے تمام مخلوقات میں افضیلت دی گئی ہے۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ کا تاج اس کے سر پر رکھا گیا۔ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً کا مصداق بھی اِسے ہی قرار دیا گیا۔ اسی لیے اس پر زیادہ لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرے اور جب وہ کثرت سے ذکر کرتا ہے تو رب کی جانب سے بیش بہا انعامات کا مستحق قرار پاتا ہے۔ اسی لیے بزرگانِ دین اور اولیائے کاملین نے ذکر کو اپنایا اور اس کے ذریعے درجات و مراتب حاصل کیے اور پھر آگے اپنے مریدین و معتقدین کو ذکر کی تعلیم دی۔ الحمد للہ! مشائخ طریقت کی خانقاہوں میں آج بھی ذکر کی تعلیم دی جاتی ہے اور ذکر کرایا جاتا ہے۔ عوام الناس کثیر تعداد میں ان خانقاہوں میں حاضر ہو کر ذکر کرتے ہیں اور قلبی سکون پاتے ہیں، کیونکہ جو سکون اور اطمینان اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہے وہ کسی چیز میں نہیں۔ کائنات میں جو اشیاء ہیں وہ وقتی طور پر آپ کے قلب کو سکون دے سکتی ہیں لیکن دائمی سکون اور اطمینان صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہے۔ اسی لیے یہ بزرگانِ دین اور اولیائے کاملین جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو انہیں قلبِ مطمئنہ حاصل ہوتا ہے اور وہ دنیا کے جھمیلوں، ہنگاموں اور لہو ولعب سے دور رہتے ہوئے ہمہ وقت اپنے آپ کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھتے ہیں۔

جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو ان کی صحبت میں بیٹھ جائے اِسے سکون مل جاتا ہے، جوان کا قرب حاصل کر لے اُسے سکون مل جاتا ہے اور جو ان کے مزارات پر حاضری دے اُسے سکون میسر ہوتا ہے اور وہ سکون دائمی ہوتا ہے۔ اسی لیے بزرگانِ دین اولیائے کاملین نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا، پھر اپنے مریدین و معتقدین کو اس کی تعلیم دی، ذکر کرنے کا طریقہ بتایا اور اس کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل کرنے اور درجات و مراتب پانے کا طریقہ بتایا۔ جن لوگوں نے اس پر عمل کیا انہیں قربِ الٰہی نصیب ہوا اور ان کا نام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں یعنی مقربینِ بارگاہِ الٰہی میں شامل ہو گیا۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور ان شاء اللہ جاری رہے گا۔ اہل طریقت و محبت ذکرِ الٰہی کے ذریعے قلبی سکون اور درجات و مراتب پاتے رہیں گے لیکن جب ہم خانقاہوں میں یہ ذکر کرتے ہیں تو مخالفین اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ ذکر کا کوئی ثبوت نہیں، نہ قرآن میں اور نہ حدیث میں، یہ تم نے اپنی طرف سے طریقے وضع کر لیے ہیں۔ پھر فرض نماز کے بعد ذکر بالجہر کرنے پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس کا احادیث میں کوئی ثبوت نہیں؟ یہ ان کی کم علمی کی بین دلیل ہے۔ ہم نے اسی لیے اس کتاب میں قرآنی آیات اور احادیثِ مبارکہ سے ذکر کی فضیلت اور نماز کے بعد ذکرِ بالجہر کرنے کی فضیلت بیان کی ہے۔ اہل طریقت کے لیے یہ ایک انمول تحفہ ہے۔

خاک پائے مخدوم سمنانی

فقیر ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی

۱۶ر جمادی الاوّل ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۱ر دسمبر ۲۰۲۲ء

ذکر کی فضیلت

پہلی آیت:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۝ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بولو۔

(پارہ: ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر: ۴۲-۴۱)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو کثرت سے ذکر کرنے کا حکم دیا اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرنے کے لیے کہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں چاہیے کہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور کوئی لمحہ اس کے ذکر کے بغیر نہ ہو، کثرت سے ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت اس کا ذکر کیا جائے، ہر ایک کے ذکر سے زیادہ اس کا ذکر کیا جائے اور جب انسان کثرت کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی فہرست میں اس کا نام لکھ دیتا ہے اور اسے اپنا قرب عطا کرتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم کثرت سے اس کا ذکر کریں۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

دوسری آیت:

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ ۝

ترجمہ: اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔

(پارہ: ۳، سورۂ آل عمران، آیت نمبر: ۴۱)

اس آیتِ مبارکہ میں بھی یاد کرنے سے مراد اس کا ذکر کرنا ہے یعنی جب انسان کسی کو یاد کرتا ہے تب ہی اس کا ذکر کرتا ہے اور جب کسی کو بھول جاتا ہے تو پھر اس کا ذکر نہیں کرتا رب کو کثرت سے یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کثرت سے اس کا ذکر کیا جائے اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کی جائے یعنی اس کی تمحید و تقدیس اور اس کی پاکی بیان کی جائے۔

تیسری آیت:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمہ: اے ایمان والو! جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کی یاد بہت کرو کہ تم فلاح پا جاؤ۔ (پارہ: ۱۰، سورۃ الانفال، آیت نمبر: ۴۵)

اس آیتِ مبارکہ میں خالقِ کائنات ایمان والوں کو حکم دے رہا ہے کہ جب تمہارا مقابلہ کسی فوج سے ہو تو ثابت قدم رہو یعنی دشمن کے مقابلے میں تمہارے قدم نہ ڈگمگائیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم میدان چھوڑ کر بھاگ جاؤ تمہیں کفار کے مقابلے میں ہر صورت میں ثابت قدم رہنا ہے اور ثابت قدم اُسی صورت میں رہا جا سکتا ہے جب دل میں رب کی یاد ہو، اس کا ذکر ہو، اس کی محبت ہو اور اس کے دین کی سربلندی کے لیے لڑنے کا جذبہ ہو۔ اسی لیے خالقِ کائنات نے پہلے ایمان والوں کو دشمن کے مقابلے میں ثابت قدم رہنے کا حکم دیا پھر اپنا ذکر کثرت کے ساتھ کرنے کا حکم دیا۔ اس سے یہ پتا چلا کہ ثابت قدم وہی رہے گا جو اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرے گا اور آخر میں فرمایا تا کہ تم فلاح پا جاؤ یعنی کامیاب ہو جاؤ۔ پتا چلا کہ کامیاب ہونے کے لیے ثابت قدم رہنا ضروری ہے اور ثابت قدم رہنے کے لیے اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم

اللہ کا ذکر کثرت سے کریں ثابت قدم رہیں تا کہ کامیاب ہو جائیں۔

چوتھی آیت:

فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۠

ترجمہ: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

(پارہ: ۲، سورۃ البقرہ، آیت نمبر: ۱۵۲)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کو اپنا ذکر کرنے کا حکم دے رہا ہے اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی سنا رہا ہے کہ جب تم میرا ذکر کرو گے تو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم جب اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو اس کا نام لیتے ہیں، اس کے کسی اسمِ پاک کا ورد کرتے ہیں تو کیا وہ اسی طرح ہمارا ذکر کرتا ہے؟ کہ وہ ہمارا نام لیتا ہے؟ نہیں!! ایسا نہیں ہے! بزرگانِ دین نے فرمایا: بندہ جب اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس کا نام لیتا ہے، اس کے کسی بھی اسم پاک کا ورد کرتا ہے لیکن جب اللہ بندے کا ذکر کرتا ہے تو اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیتا ہے اور لوگ اس کا ادب و احترام کرتے ہیں اور دور دراز مقامات سے اس بندے کی زیارت کے لیے آتے ہیں۔ آگے فرمایا: میرا شکر کرو ناشکری نہ کرو۔ اس کا معنی یہ ہے کہ جو نعمتیں تمہیں عطا کی ہیں وہ بے شمار ہیں ان نعمتوں کا شکر ادا کرو ناشکری نہ کرنے کا معنی یہ ہے کہ بندہ ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا رہے۔ ورنہ بندے کی کیفیت تو یہ ہے کہ جب خوشحال ہے تو شکر ادا نہیں کرتا اور جب ذرا سی تکلیف پہنچی تو فوراً اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرنا شروع کر دی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنا شکر کرنے اور ناشکری نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

انسان کو چاہیے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہے اور ہمیشہ یہی کہے کہ مجھ پر میرے رب کا بڑا کرم ہے کیونکہ اسی میں نجات ہے۔

پانچویں آیت:

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۝

ترجمہ: اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔ (پارہ: ۲۱، سورۃ العنکبوت، آیت نمبر: ۴۵)

دنیا میں بہت سارے لوگ ہیں جن کا ذکر ہم کرتے ہیں ان میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی، نیک بھی ہیں اور بد بھی، ہدایت یافتہ بھی ہیں اور گمراہ بھی اور جب ہم ان تمام کا ذکر کرتے ہیں تو ان کا ذکر کرنے سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوتا اسی لیے خالقِ کائنات اس آیتِ مبارکہ میں فرمایا: اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔ یعنی تم جتنے بھی ذکر کرتے ہو، ان سب میں سب سے بڑا ذکر اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ صرف اللہ کا ذکر کرے اور اس سے سچی محبت کرے، اسی میں نجات ہے اور کامیابی ہے۔

چھٹی آیت:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ۝

ترجمہ: ایمان والے وہی ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل (اللہ کی عظمت وجلال کے تصور سے) ڈر جائیں۔ (پارہ: ۹، سورۃ الانفال، آیت نمبر: ۲)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کی ہیبت وجلال کے متعلق فرمایا ہے کہ ایمان والے وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل اللہ کی عظمت و جلال کے تصور سے ڈر جائیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا کلام اتنا پاکیزہ اور

عظمت وہیبت والا ہے کہ جب کوئی پڑھتا ہے تو اس کے دل پر ہیبت طاری ہو جاتی ہے۔
جس طرح کہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے جب قرآن کی آیات پڑھیں تو ان کے دل پر ہیبت طاری ہو گئی اور پھر وہ مسلمان ہو گئے۔ کیونکہ اسی کلامِ مقدس کے متعلق خالقِ کائنات نے فرمایا کہ: لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ ترجمہ: اگر ہم یہ کلام پہاڑوں پر نازل کرتے تو پہاڑ اس کی ہیبت وجلال سے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ (پارہ: ۲۸، سورۃ الحشر، آیت نمبر: ۲۱)
غور کریں کہ کتنا عظمت والا اور ہیبت و جلال والا کلام ہے کہ جس کی ہیبت کو پہاڑ برداشت نہ کر سکے تو انسان کیسے برداشت کر سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ کرم ہے کہ اسی کلامِ مقدس کو انسان حفظ کر لیتا ہے اور اپنے سینے میں محفوظ کرتا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ ورنہ انسان کی یہ حیثیت کہاں کہ وہ اس عظیم الشان کلام کو یاد کر سکے۔

ساتویں آیت:

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ

ترجمہ: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔ (پارہ: ۱۳، سورۃ الرعد، آیت نمبر: ۲۸)
اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ دلوں کے سکون اور چین کے متعلق فرمارہا ہے کہ سن لو! اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کہیں بھی چلے جائیں کسی خوبصورت علاقے میں جائیں وہاں کی عمارتوں کو دیکھیں، باغات، دریا، سمندر، آبشار، جھیل یہ جتنی بھی چیزیں ہیں یہ سب انسان کے دل کو سکون عطا کرتی ہیں لیکن وہ سکون عارضی ہوتا ہے۔ جب ہم سکون حاصل کرتے ہیں یا ان مقامات پر جا کر اپنے دل

کو آرام و سکون پہنچاتے ہیں لیکن یہ عارضی ہوتا ہے اور پھر وہی بے چینی اور بے سکونی طاری ہو جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر وہ ہے کہ جب انسان کرتا ہے تو اس کے دل کو دائمی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اسی بات کو اس آیتِ مبارکہ میں بیان کیا گیا کہ حقیقی سکون اللہ کی یاد میں اور اس کے ذکر میں ہے۔ اگر ہم قلبی سکون چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں تاکہ ہمارے دلوں کو اطمینان اور سکون حاصل ہو۔

عبادت میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کا طریقہ

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ نے اہل طریقت کی محفل میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

"ایک چیز ہے عبادت کرنا اور ایک چیز ہے خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کرنا"

پھر فرمایا: "عبادت کرنا تو یہ ہے کہ نماز کا وقت ہوا آپ نے نماز پڑھ لی، وظائف کا وقت ہوا اوراد و وظائف پڑھ لیے۔ ذہن منتشر رہا عبادت میں لذت و کیفیت پیدا نہیں ہوئی اور خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کرنا یہ ہے کہ تمام دنیاوی خیالات دل سے نکال کر صرف رجوع الی اللہ ہو کر عبادت کرنا"۔

پھر فرمایا: "اگر چاہتے ہو کہ تمہاری عبادت میں کیفیت و لذت پیدا ہو، خشوع و خضوع پیدا ہو تو کثرت سے استغفار کا ورد کرو اور اگر ہو سکے تو دن میں ایک ہزار مرتبہ استغفار پڑھو کیونکہ استغفار پڑھنے سے ذہن پاک ہو جاتا ہے، شیطانی خیالات نکل جاتے ہیں اور عبادت میں لذت و کیفیت پیدا ہو جاتی ہے"۔ (ملفوظاتِ قطبِ ربانی قدس سرہ)

ذکر کی فضیلت میں احادیثِ مبارکہ

۱۔حدیث شریف:

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من احب شیئاً اکثر من ذکرہ۔

ترجمہ:''انسان کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا ذکر بڑی کثرت سے کرتا ہے''۔

(کنز العمال)

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان کسی سے محبت کرے گا تو یقیناً اس کا ذکر بھی کرے گا ایسا نہیں ہوسکتا کہ دل میں کسی کی یاد ہو اور زبان پر اس کا ذکر نہ آئے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب انسان کسی سے سچی محبت کرتا ہے تو پھر کثرت کے ساتھ اس کا ذکر بھی کرتا ہے معنی یہ ہے کہ اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو پھر کثرت کے ساتھ اس کا ذکر کرو اور کبھی بھی اس کے ذکر سے غافل نہ رہو۔ اللہ کے ذکر سے غفلت یہ بتاتی ہے کہ انسان کو کسی اور سے محبت ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ سے سچی محبت ہوتی تو اسی کا ذکر کرتا۔ بزرگانِ دین اولیائے کاملین کیونکہ اللہ تعالیٰ سے سچی محبت رکھتے ہیں اسی لیے ہر وقت اس کا ذکر کرتے ہیں۔

۲۔حدیث شریف:

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''جو شخص باوضو ہو کر اپنے بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے، وہ رات کی جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے گا، اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا''۔(ترمذی)

اس حدیث شریف میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کرنے کا طریقہ اور اوقات بتا دیئے پہلے طریقہ بتایا کہ اگر کوئی شخص باوضو ہو کر بستر پر لیٹے اور نیند آنے تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔ اس سے ہمیں ایک بات یہ پتا چلی کہ ہمیں ہمیشہ باوضو رہنا چاہیے یہاں تک کہ سونے سے پہلے بھی وضو کرنا چاہیے۔ سرکار ﷺ نے فرمایا کہ: وہ رات کی جس گھڑی میں دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرمائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ جو مانگے اُسے مل جائے اور جب نہیں ملتا تو پھر وہ واویلا کرتا ہے۔ ہمارے آقا ﷺ نے رب سے مانگنے کا طریقہ بتا دیا اور رات میں دعا کرنے کی فضیلت بھی بتا دی۔ اب اگر کوئی شخص اس حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے مذکورہ طریقہ اختیار کرے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ جو چاہے گا اُسے ملے گا۔

۳۔ حدیث شریف:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون

ترجمہ: ''اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کیا کرو کہ وہ (منافق) لوگ تمہیں مجنون کہنے لگیں''۔

(مسند امام احمد بن حنبل)

اس حدیث شریف میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا کہ اللہ کا ذکر کتنا کیا جائے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتا دیا کہ اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ سمجھیں۔ اب اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کتنا کرنا چاہیے اور ذکر

کرتے وقت یہ نہیں دیکھنا ہے کہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے۔ بس اس خیال کو اپنے ذہن میں رکھ کر کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کریں۔

۴۔ حدیث شریف:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے افضل ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان یحب للہ و تیغض للہ و تعمل لسان فی ذکر اللہ۔

ترجمہ: "افضل ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ کے لیے محبت کرے اور اس کے لیے ناراض ہو اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھے"۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

اس حدیث شریف میں نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام نے مسلمان کی محبت اور نفرت کا معیار بتا دیا کہ افضل ایمان یہ ہے کہ تمہاری محبت بھی اللہ کے لیے ہو اور ناراضی بھی اللہ کے لیے ہو۔ یعنی اپنی ذات کے لیے نہ کسی سے لڑائی کرے اور نہ اپنی ذات کے لیے کسی سے محبت کرے کیونکہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ اپنی خواہشاتِ نفسانی کو مٹا کر صرف اُسی کی ذات کے لیے محبت یا نفرت کرے یعنی اس میں اپنی کوئی غرض شامل نہ ہو اگر ایسا ہے تو ہم صحیح معنوں میں مسلمان ہیں۔ یعنی اگر ہماری کسی سے کوئی لڑائی ہو تو وہ بھی اللہ کے لیے اور اگر دوستی ہو تو وہ بھی اللہ کے لیے۔

۵۔ حدیث شریف:

حضرت مالک بن بخامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: آخر وصیت جس پر میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے جدا ہوا وہ یہ ہے کہ میں نے

رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ای الاعمال احب الی الله اعمال میں سے کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان تموت ولسانك رطب من ذكر الله۔ ''تجھے اس حال میں موت آئے کہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو''۔(ابن حبان)
اس حدیث شریف میں یہ بتایا جارہا ہے کہ موت کے وقت بھی انسان کو چاہیے کہ اللہ کا ذکر کرے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ جب وہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتا ہو۔ اگر وہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر نہ کرتا ہوگا تو کبھی بھی مرتے وقت اس کی زبان پر اللہ کا ذکر جاری نہیں ہوگا۔ اگر ہم چاہتے ہیں مرتے وقت ہماری زبان پر اللہ کا ذکر جاری ہو تو ہمیں چاہیے کہ زندگی میں کثرت کے ساتھ صبح وشام اس کا ذکر کریں، اس کی تسبیح بیان کریں اور اس کی تحمید وتقدیس کا ذکر کریں۔ اس طرح کرنے سے ان شاء اللہ مرتے وقت زبان پر اللہ کا ذکر جاری ہو جائے گا۔
ہم نے آپ حضرات کے سامنے پہلے قرآنِ مجید فرقانِ حمید کی آیات اور پھر نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی احادیث پیش کیں۔ جن سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرنا چاہیے اور صبح وشام کرنا چاہیے اور جو شخص ایسا کرے گا اُسے دنیا وآخرت کی بھلائی حاصل ہوگی۔

ذکر کی قسمیں:

ذکر کی دو قسمیں ہیں: (۱) ذکر بالجہر (۲) ذکر خفی۔
ذکر بالجہر کا معنی یہ ہے کہ آواز کے ساتھ ذکر کیا جائے اور ذکر خفی کا مطلب یہ ہے کہ دل میں ذکر کیا جائے۔ سلسلہ چشتیہ میں ذکر بالجہر ہے اور سلسلہ نقشبندیہ میں ذکر خفی ہے، جبکہ

ہمارے سلسلہ اشرفیہ میں دونوں ذکر موجود ہیں ذکر خفی بھی اور ذکر بالجہر بھی اور یہ دونوں ذکر مقبول ہیں۔ جو شخص بھی ان اذکار میں سے کسی ایک کو اپنائے گا یا دونوں پر عمل کرے گا اس کا قلب گناہوں سے پاک وصاف ہو جائے گا۔

ذکر بالجہر کا طریقہ:

باوضو ہو کر چہار زانو بیٹھیں (پالتی مار کے) دائیں پیر کے انگوٹھے اور انگلی سے بائیں گھٹنے کی نیچے کی رگ جسے ''رگِ کیماس'' کہتے ہیں، اُسے دبائیں اور اپنے قلب پر اسمِ اللہ لکھا ہوا تصور کرتے ہوئے بلند آواز سے ذکر کریں اور یہ خیال کرے کہ دل سیاہ ہے اس میں جو اسمِ اللہ لکھا ہوا ہے صرف وہی چمک رہا ہے۔ یہ تصور کرتے ہوئے پھر بلند آواز سے دل پر ضرب لگائیں۔ پھر اس طرح کرے کہ لَآ کو بزورِ قوت دل کے اندر سے کھینچ کر بائیں گھٹنے سے دائیں گھٹنے تک پہنچادے اور لفظ اِلٰہ کو دائیں گھٹنے سے بائیں کندھے تک پہنچادے اور یہاں سانس لے کر اِلَّا اللہُ کی ترچھی ضرب بزور قلب پر لگائے اور خیال کرے کہ دل میں نورِ الٰہی داخل ہو رہا ہے۔ تصورِ شیخ دل میں جمائے۔ پہلے خود مرشد تین مرتبہ کلمہ ذکر مرید کے سامنے کرے اس کے بعد مرید سے ذکر کرائے اگر غلطی ہو تو تعلیم فرمائے۔ مرید کو چاہیے کہ اس دوران اپنے شیخ کا تصور اپنے دل میں قائم رکھے لَآ کے مد کو بہت دراز کر کے دائیں گھٹنے تک پہنچے اور شد یعنی شدت سے قلب پر ضرب لگائے جب بائیں گھٹنے سے لفظ لَآ کو شروع کرے تو اس مقام پر خیالاتِ انسانی کو دل سے ہٹائے اور دائیں گھٹنے پر جب الف لا کو ختم کرے تو اس مقام پر خیالاتِ شیطانی کو دل سے دور کرے اور اِلٰہ کے لَآ کو جب دائیں گھٹنے سے دائیں کندھے پر پیچھے گردن

پھیر کر ڈالے تو یہاں خیالات کو دل سے دور کرے اور سانس لے اس کے بعد دائیں کندھے سے قلب پر ضرب لگائے۔ اس دوران ۱۰۰ دانوں والی تسبیح ہاتھ میں لے کر ہر ضرب پر ایک دانہ آگے بڑھائے اور پوری تسبیح مکمل کرے یعنی مذکورہ طریقے سے ۱۰۰ مرتبہ لا الہ الا اللہ کی ضرب لگائے۔ جب یہ تسبیح مکمل ہو جائے تو پھر دوزانو بیٹھے (جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں) پھر الا اللہ کی ضرب لگائے یہ عمل بھی ۱۰۰ مرتبہ کرے لیکن ذکر کے لیے شیخ کی اجازت ضروری ہے۔ ذکر کرنے کا بہترین وقت تہجد کا وقت ہے اور اگر کوئی طالبِ صادق اُس وقت نہ کر سکے تو عشاء کے بعد بھی کر سکتا ہے۔

اعتراض:

ہم نے یہاں ذکرِ بالجہر کا طریقہ بیان کر دیا لیکن موجودہ دور میں بہت سے لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذکر بالجہر کا کوئی ثبوت نہیں یہاں تک کہ نماز کے بعد بھی اگر ذکر بالجہر کیا جائے تو اُسے بھی ناجائز قرار دیتے ہیں حالانکہ سب جانتے ہیں کہ اللہ کے ذکر سے روکنا شیطان کا کام ہے اور یہ ان کی کم علمی اور دین سے ناواقفیت کی بین دلیل ہے۔

اعتراض کے جواب میں احادیث:

آیئے ہم آپ کو بتائیں کہ فرض نمازوں کے بعد ذکرِ بالجہر کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ اب اس سلسلے میں احادیث ملاحظہ فرمائیں:

پہلی حدیث:

حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی پاک صاحبِ لولاک

محمد عربی ﷺ ہر فرض نماز کے بعد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کلمہ پڑھتے تھے۔

(مشکوٰۃ المصابیح. باب الذکر بعد الصلوٰۃ. ص:۸۸. مطبوعہ: وزارۃ تعلیم. اسلام آباد)

دوسری حدیث:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم ﷺ اپنی نماز کا سلام پھیرتے ہی بلند آواز کے ساتھ یہ کلمہ شریف پڑھتے تھے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ (مسلم شریف. جلد:۱. مطبوعہ: ایچ. ایم سعید کمپنی. کراچی)

شیخ محقق حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ: ''اور یہ حدیث ذکر بالجہر پر نص صریح ہے کہ رسول اللہ ﷺ ذکر بالجہر کیا کرتے تھے''۔

(اشعۃ اللمعات. جلد:۱. ص:۴۱۹)

تیسری حدیث:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ کنت اعرف انقضاء صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر میں پہچان لیتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ختم ہونے کو، تکبیر فرمانے کی آواز کے ساتھ۔

(بخاری شریف. جلد:۱. باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

شیخ محقق حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''علماء فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں تکبیر سے مراد مطلق ذکر ہے جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم میں ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نمازوں کے بعد ذکر بالجہر معروف تھا اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں اختتام نماز کو ذکر بالجہر سے

پہچانتا تھا۔اس کے بعد امام بخاری نے اس حدیث کو ذکر کیا پس معلوم ہوا کہ یہاں تکبیر سے مراد مطلق ذکر ہے"۔(اشعۃ اللمعات، جلد:۱، ص:۴۱۸)

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ:

هذا دليل لماقاله بعض السلف انه يستحب الجهر بالتكبير والذكر عقب المكتوبة وممن استحبه من المتأخرين ابن حزم الظاهري نووي۔

یہ حدیث سلف کے اس مسلک پر دلیل ہے کہ فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا مستحب ہے اور متاخرین میں ابن حزم ظاہری کا یہی مسلک ہے۔

(شرح مسلم على حاشيه، مسلم شريف، جلد:۱، ص:۲۲۷)

چوتھی حدیث:

حضرت سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ولان اذكر والله من بعد صلوٰة العصر الى ان تغيب الشمس احب الى من ان اعتق كذاوكذامن ولد اسماعيل

اور اس لیے نمازِ عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کہ مجھے یہ عمل اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے چار گردنیں (چار غلام آزاد) کرنے سے زیادہ محبوب اور پسند ہے

(المعجم الكبير للطبراني الجزء الثامن باب حرف اسلام، ص:۲۶۵، مطبعة الزهرا الحديثية موصل)

پانچویں حدیث:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کو خبر دی کہ حضور ﷺ کے زمانۂ پاک میں فرض نماز سے فارغ ہوتے ہی اُونچی آواز سے ذکر ہوتا تھا اور ابو سعید فرماتے ہیں کہ حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: میں جان لیتا تھا ذکر سنتے ہی کہ اب لوگ فرض نماز سے فارغ ہو گئے ہیں۔(صحیح المسلم الجزء الاول ص: ۲۱۷، باب الذکر بعد الصلوٰۃ)

ان احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ فرض نمازوں کے بعد ذکر بالجہر کرنا نا صرف جائز ہے بلکہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت بھی ہے۔آپ ﷺ فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کیا کرتے تھے۔یہیں سے صوفیائے کرام نے ذکر بالجہر کی سند لی اور اجتماعی طور پر اور اس کے علاوہ انفرادی طور پر بھی ذکرِ بالجہر کو اپنا معمول بنایا اور اس کے ذریعے اپنے قلوب کو پاک وصاف کیا اور درجات و مراتب طے کیے۔اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضور ﷺ نے تو اجتماعی طور پر ذکر کیا تھا تو یہ صوفیاء علیحدہ حجرے میں بیٹھ کر تنہاء ذکر کیوں کرتے ہیں؟ تو اس سلسلے میں بھی ایک حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

چھٹی حدیث شریف:

عن ابی هریرہ رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی وانا معه اذاذ کرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرةفی نفسی وان ذکرنی فی مل ذکرة فی ملا خیر منهم۔ متفق علیه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ”میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، پس اگر وہ مجھے اکیلا یاد کرتا ہے تو میں اُسے اکیلا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں“۔

(مشکوٰۃ شریف، ص:۱۹۶)

اس حدیث سے پتا چلا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اجتماعی طور پر بھی کیا جا سکتا ہے اور تنہائی میں بھی بزرگانِ دین علیحدہ حجرے میں بیٹھ کر خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے تھے تا کہ یکسوئی حاصل ہو۔ جس طرح مختلف مقامات پر بزرگانِ دین کے حجرے آج بھی موجود ہیں۔ لاہور میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہ کے مزار مبارک کے قریب سلطان الہند غریب نواز قدس سرہ کا حجرہ ہے، جہاں انہوں نے ۴۰ دن معتکف رہ کر چلہ کیا۔ اسی طرح پاک پٹن شریف میں حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہ کا حجرہ ہے، جہاں وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ پنڈوا شریف بنگال حضرت شیخ علاؤ الحق واالدین گنج نبات قدس سرہ کی خانقاہ میں حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا حجرہ ہے۔ یہ تمام حجرے اسی لیے بنائے گئے کہ یہ بزرگانِ دین اور اولیائے کاملین مخلوق سے بالکل الگ ہو کر صرف اللہ تعالیٰ کی یاد میں بیٹھ کر اس کا ذکر کرتے تھے اور دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر صرف اور صرف رجوع الی اللہ ہو جاتے تھے۔ ان کا مطمع نظر یہ ہوتا تھا کہ **"تُو ہو اور تیرا جلوہ ہو اور گوشۂ تنہائی"** لہٰذا اب اگر کوئی ان کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی جلوت و خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔

ذکر کی دوسری قسم ہے ذکرِ خفی جس کا معنی ہے خاموشی کے ساتھ ذکر کرنا۔ اب ہم اس کا طریقہ بیان کریں گے۔

ذکرِ خفی:

اس کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو رہے آنکھیں بند کر کے اپنے قلب پر اسمِ اللہ لکھا ہوا تصور

کرتے ہوئے دل ہی دل میں اللہ اللہ کا ورد کرے تمام دنیاوی خیالات ذہن سے نکال کر صرف رجوع الی اللہ ہو کر ذکر کرے۔ یہ ذکر کہیں بھی اور کسی مقام پر کیا جا سکتا ہے لیکن باوضو ہونا شرط ہے بغیر وضو کے کوئی ذکر بھی مقبول نہیں۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد سر جھکا کر بیٹھ جائے اور دل میں اللہ اللہ کا ورد کرے۔ اگر ۱۰۰ مرتبہ ہو جائے تو بہت بہتر ہے ورنہ کم از کم ۵۰ مرتبہ ضرور کرے۔ ذکر کرنے سے قلب صاف اور پاک ہوتا ہے اور جب قلب پاک ہو جائے تو مراقبہ بھی آسان ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی ذکر بالجہر نہیں کر سکے تو اسے چاہیے کہ ذکر خفی کرے۔

ذکرِ خفی کا دوسرا طریقہ:

ذکرِ خفی کا ایک دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سانس روک کر ۱۰۰ مرتبہ اسم اللہ پڑھے۔ ابتداء میں مشکل ہوگی، سانس ٹوٹ جائے گا لیکن مسلسل پریکٹس سے ایک سانس میں ۱۰۰ مرتبہ اسمِ اللہ پڑھ سکے گا۔ جو حضرات یہ ذکر کرنا چاہیں ہماری جانب سے ان کے لیے اجازت ہے وہ یہ ذکر کر سکتے ہیں اور یہ ذکر کہیں بھی کسی مقام پر، کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے اور اگر ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ کر لیا جائے تو ایک دن میں ۵۰۰ مرتبہ ہو جائے گا اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ قلب گناہوں کی آلودگی سے پاک و صاف ہو جائے گا۔ شیطانیت دور ہوگی اللہ تعالیٰ کا نور قلب میں جلوہ گر ہوگا۔ خیالات پاکیزہ ہوں گے اور جب قلب و نظر پاکیزہ ہو جائے تو پھر اعمال و افعال و کردار بھی پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ہر طالبِ صادق پر لازم ہے کہ ذکر کو اپنا شیوہ بنائے اور انہیں اپنے معمولات میں شامل رکھیں۔

ذکرِ دوضربی:

ابھی جو ہم نے ذکر کی دو قسمیں آپ کو بتائیں ذکرِ بالجہر اور ذکرِ خفی تو اس میں دل پر صرف ایک ضرب لگائی جاتی ہے یعنی جب ہم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہتے ہیں اِلَّا اللہ کی ضرب دل پر لگتی ہے، ایک مرتبہ۔ جب کہ ذکر دوضربی میں یہی ضرب دو مرتبہ دل پر لگائی جاتی ہے یعنی جب ہم اِلَّا اللہ کہتے ہیں تو دل پر دو مرتبہ ھو ھو کی ضرب لگاتے ہیں۔ اسی لیے اِسے ذکرِ دوضربی کہا جاتا ہے۔

ذکرسہ ضربی:

اس ذکر میں جب اِلَّا اللہ کہہ کر دل پر ضرب لگائی جاتی ہے تو ھو تین مرتبہ کہا جائے گا، اس کو ذکرِ سہ ضربی کہتے ہیں۔

ذکرِ حدادی:

یہ ذکر کھڑے ہو کر کیا جاتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر دونوں ہاتھوں کو ملا کر جس طرح کہ ہتھوڑے کو مضبوطی سے پکڑا جاتا ہے، اس طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو ملائیں اور لَآ اِلٰہَ دائیں جانب سے شروع کریں، دونوں ہاتھوں کو دائیں کندھے سے اُوپر لے جا کر بائیں جانب زور سے ماریں اور دل پر اِلَّا اللہ کی ضرب لگائیں اور خیال کریں کہ جس طرح لوہار لوہا توڑنے کے لیے ہتھوڑے کو دونوں ہاتھوں سے مضبوط پکڑ کر فضاء میں بلند کرتا ہے اور پھر لوہے پر مارتا ہے، بالکل اسی انداز میں یہ ذکر کیا جائے گا۔ اسی لیے اس کو ذکرِ حدادی کہتے ہیں لیکن فی زمانہ یہ ذکر اتنا عام نہیں ہے۔ اسی لیے لوگوں کو اس کا علم نہیں لیکن بہت سی خانقاہوں میں

خاص موقعوں پر یہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جس طرح ہمارے کچھوچھہ شریف میں عرس کے موقع پر صاحبِ سجادہ یہ ذکر کراتے ہیں۔ تمام مریدین حلقہ بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور بتائے گئے طریقے سے ذکر کرتے ہیں۔

خواتین کے لیے ہدایت:

خواتین مریدین کے لیے ہدایت یہ ہے کہ وہ ذکر بالجہر نہ کریں بلکہ ذکرِ خفی کریں اور اگر اپنے گھروں میں ذکر بالجہر کرنا چاہیں تو اس میں آواز بلند نہ ہو۔ اگر وہ ذکرِ خفی پر زیادہ توجہ دیں تو بہتر ہے۔ ذکر کے علاوہ شجرے میں جو وظائف دیئے گئے ہیں ان کو پابندی سے پڑھیں نماز کی پابندی کریں اور روزانہ فجر کے بعد قرآنِ کریم کی تلاوت کریں اگر چہ ایک صفحہ ہی ہو۔ ان کے لیے یہی بہتر ہے۔ اس کے علاوہ دعائے حزب البحر، دلائل الخیرات کی اجازت اگر انہیں دی گئی ہے تو اس کی پابندی کریں۔ بہت سی خواتین ایسی ہیں کہ جن کے پاس ان تمام چیزوں کے لیے وقت نہیں تو انہیں چاہیے کہ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح استغفار پڑھیں: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ اوّل و آخر درود شریف گیارہ مرتبہ۔ اگر وقت ہو تو ہر نماز کے بعد دو تسبیح بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ بہت سی خواتین بالکل فارغ البال ہیں یعنی انہیں گھر کے کام وغیرہ نہیں کرنے پڑتے کیونکہ وہ نانی دادی بن چکی ہیں۔ ایسی خواتین کو چاہیے کہ وہ تلاوتِ قرآن اور استغفار کو اپنا معمول بنائیں۔ ہر نماز کے بعد قرآنِ کریم کی تلاوت کریں اور روزانہ ایک ہزار مرتبہ استغفار پڑھیں۔

✷∗∗∗✷∗∗∗✷

ذاکرین کے واقعات

بزرگانِ دین اور اولیائے کاملین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے ذکر کو اپنا معمول بنایا اور روزانہ رات کو پابندی سے ذکرِ الٰہی کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خالقِ کائنات نے اپنے ذکر کی برکت سے ان کے قلوب و اذہان کو روشن اور منور کیا۔ جس کی وجہ سے انہیں کشفِ قلوب اور کشفِ قبور حاصل ہوا۔ لہٰذا جو شخص بھی ان کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی اس کی قلبی کیفیات کو جان لیا، اس کے بیان کرنے سے پہلے ہی اس کا مسئلہ بیان کر کے حل فرما دیا۔

غوث الاعظم حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ (متوفی ۵۶۱ھ):

غوثِ صمدانی، محبوبِ سبحانی، شہبازِ لامکانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی الحسینی رضی اللہ عنہ اُن نفوسِ قدسیہ میں سے تھے کہ جنہوں نے اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے گزاری۔ ابتداء میں جنگلوں میں عبادت و ریاضت کی اور اس کے بعد جب علم اور روحانیت میں کامیاب ہو گئے تو پھر عوام الناس کو یہ فیض پہنچایا۔ آپ ہمہ وقت ذکرِ خفی میں مشغول رہتے یعنی آپ کا دل ذاکر ہو گیا تھا۔ زبان خاموش بھی ہوتی لیکن دل ذکرِ الٰہی کر رہا ہوتا۔ کیفیت یہ تھی کہ جس پر نظر ڈالتے تھے اس کا قلب ذاکر ہو جاتا تھا۔ جو آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا اُس کا تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب فرما دیا کرتے تھے۔ رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کا ذکر کرتے اور دن میں تبلیغِ دین کا فریضہ انجام دیتے یعنی آپ ایک ہمہ جہت شخصیت تھے۔ آپ کی نگاہِ کرم نے بے شمار لوگوں کو ذاکرِ الٰہی بنا دیا آپ نے لوگوں کو ذکر کی تعلیم دی اور انہیں ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی ہدایت فرمائی۔

حضرت علاؤالدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہ (متوفی ۶۹۰ھ):

سلسلہ چشتیہ صابریہ کے عظیم روحانی شخصیت حضرت شیخ علاؤالدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہ کا مقام ومرتبہ بزرگانِ دین اور اولیائے کاملین میں بہت بلند ہے۔ آپ نے حضرت بابا فرید شکر گنج قدس سرہ کی زیرِ نگرانی منازلِ سلوک طے کیں اور ابتداء ہی سے ذکر میں لذت محسوس کرنے لگے۔ پھر ذکر کو بڑھایا گیا اور آگے چل کر یہ حال ہوا کہ آپ کئی کئی گھنٹے اپنے حجرے میں رونق افروز ہو کر اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ آپ کو اس ذکر میں عجیب کیف وسرور محسوس ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ جنگل میں جا کر ایک درخت کی شاخ پکڑ کر کھڑے ہوئے اور عالمِ حیرت میں چلے گئے، کئی سال تک اسی طرح کھڑے رہے، اس دوران آپ نے کھانا یا پانی بھی استعمال نہیں کیا۔ بابا صاحب نے اپنے مریدین سے فرمایا کہ: ہے کوئی جو ہمارے صابر کو ہوش میں لائے؟ ایک مرید جن کا نام شیخ شمس الدین تھا وہ بہت پیارا قرآن پڑھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بہترین آواز عطا فرمائی تھی۔ انہوں نے عرض کی: حضور! یہ کام میں کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ! وہ پاک پٹن شریف سے روانہ ہوئے اور سفر کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچے جہاں حضرت صابر پاک قدس سرہ درخت کی شاخ پکڑے ہوئے محوِ حیرت تھے اور زبان سے ذکرِ الٰہی کر رہے تھے۔ انہوں نے آپ کی پشت کی جانب بیٹھ کر تلاوتِ قرآن شروع کر دی۔ کلامِ الٰہی کی آواز آپ کے کانوں میں پہنچی تو آپ کے جسم مبارک میں جنبش پیدا ہوئی، پوچھا: کون؟ حضرت شیخ شمس الدین نے کہا کہ: حضرت! میں ہوں۔ فرمایا: سامنے آؤ، جب وہ سامنے آئے تو آپ نے ان سے پانی مانگا اور وہ پانی لینے چلے گئے، جب پانی لے کر آئے تو آپ نے

پانی پیا اور کئی سال کے بعد ہوش میں آئے۔ پتا چلا کہ اللہ کے یہ نیک برگزیدہ بندے بعض اوقات اس کے ذکر میں منازل طے کرتے ہوئے اتنی آگے نکل جاتے ہیں کہ جس کو سمجھا نہیں جاسکتا۔ اسی لیے آپ نے تجرد میں زندگی گزاری اور ساری زندگی اللہ کا ذکر کرتے رہے۔ ذاکرین میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔

ہمارے خانوادۂ اشرفیہ میں بزرگوں نے ذکرِ بالجہر اور ذکرِ خفی دونوں کو اپنے معمولات میں رکھا اور اس کے ذریعے درجات و مراتب حاصل کیے۔ ان میں سے چند کا ذکر ہم آپ کے سامنے کرتے ہیں:

حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ (متوفی ۸۳۲ھ):

بانیٔ سلسلہ اشرفیہ، تارک السلطنت محبوبِ یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ جب اپنے پیر و مرشد حضرت علاؤ الحق والدین گنج نبات قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ کو ایک حجرہ عطا فرمایا اور ذکر کی تعلیم دی۔ آپ اس حجرے میں مقیم رہتے۔ کبھی ذکر بالجہر اور کبھی ذکرِ خفی کیا کرتے تھے۔ اس ذکر کے دوران آپ پر عجیب وغریب کیفیات طاری ہوتیں کہ جن کا مشاہدہ اور ان کیفیات کو عوام الناس نہیں سمجھ سکتے تھے۔ آپ نے ذکر کو اپنے معمولات میں شامل رکھا اور ساری زندگی کبھی بھی اسے ترک نہ کیا، اس کی تفصیل ''لطائفِ اشرفی'' میں موجود ہے۔ وصال سے دو روز قبل اپنی قبر مبارک تیار کروائی اور اس میں بیٹھ کر ایک رسالہ تحریر فرمایا جو عربی زبان میں تھا۔ اس میں اپنے عقائد ونظریات کی وضاحت فرمائی اور ساتھ ہی مریدین کو ذکر کی تعلیم دی۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک ذکرِ الٰہی کی کتنی اہمیت تھی

یہ رسالہ "رسالہ قبریہ" کے نام سے آج بھی موجود ہے۔

مجددِ سلسلۂ اشرفیہ اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین الاشرفی الجیلانی المعروف اشرفی میاں قدس سرہ (متوفی ۱۳۵۵ھ):

سلسلہ اشرفیہ کی عظیم علمی و روحانی شخصیت مجددِ سلسلۂ اشرفیہ اعلیٰ حضرت ہم شبیہہ غوث الاعظم سید شاہ علی حسین الاشرفی الجیلانی المعروف اشرفی میاں قدس سرہ ہمیشہ رات میں تہجد کے وقت ذکرِ بالجہر کرتے تھے۔ ذکرِ بالجہر کے علاوہ آپ ذکرِ خفی بھی کرتے تھے جو ہمہ وقت جاری رہتا تھا۔ آپ نے اپنے مریدین کو بھی ذکر کی تعلیم دی اور ان مریدین نے اس ذکر کے ذریعے طریقت میں مقامات اور مراتب حاصل کیے۔ آپ نے اپنے خلفاء اور مریدین پر زور دیا کہ وہ روزانہ ذکرِ بالجہر یا ذکرِ خفی ان دونوں میں سے کسی ایک ذکر کو اپنا معمول بنائیں اور اس کے ذریعے اپنی روحانیت کو اُجاگر کریں۔ آپ کے مریدین اور خلفاء میں بڑے بڑے علماء اور مشائخ شامل ہیں جو آپ کی ہدایت پر ذکرِ بالجہر اور ذکرِ خفی کیا کرتے تھے۔ آپ جس مقام پر بھی تشریف لے جاتے ذکر کی محافل ضرور منعقد کرتے تھے۔ مریدین حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے اور پھر آپ ان کو ذکر کراتے، اس طرح بے شمار لوگوں نے آپ سے ہدایت حاصل کی۔

قطبِ ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ (متوفی ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء):

راقم کے جدِ اعلیٰ قطبِ ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ زبردست ذاکر تھے۔ ذکرِ بالجہر اور ذکرِ خفی دونوں آپ کے معمولات میں شامل تھے۔

ذکر بالجہر آپ نماز فجر سے قبل کرتے تھے جب کہ ذکر خفی ہمہ وقت جاری رہتا۔ آپ نے اتنا ذکر کیا کہ قلب ذاکر ہو گیا یعنی سلطان الاذکار جاری ہو گیا۔ آخر عمر میں جب آپ پر فالج کا حملہ ہوا تو آپ کی زبان بھی اس سے متاثر ہوئی۔ بولنے سے قاصر ہو گئے لیکن قلب کے ذریعے ذکر جاری رہا۔

قلب سے اللہ اللہ کی آواز:

ڈاکٹر کرنل شاہ جب آپ کا معائنہ کرنے کے لیے آیا اور اس نے آپ کے دل پر آلہ رکھا تو کافی دیر تک سنتا رہا۔ پھر اس نے آپ کو غور سے دیکھا کچھ دوائیں لکھیں اور دوسرے کمرے میں آکر لوگوں سے پوچھا کہ: یہ کون صاحب ہیں؟ مریدین نے کہا: آپ جسمانی طبیب ہیں اور حضرت روحانی طبیب ہیں۔ ڈاکٹر کرنل شاہ نے کہا کہ: میں نے اپنی زندگی میں ایسا مریض نہیں دیکھا کہ جب میں نے ان کے دل پر آلہ رکھا تو دل سے اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔ ان کے اندر روحانیت کا بہت غلبہ ہے اور اس نے اپنی کوئی فیس بھی نہیں لی۔ بلکہ اپنی جانب سے حضرت کی خدمت میں نذرانہ پیش کیا۔ یقیناً اس واقعہ سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ذاکر کا مقام کیا ہوتا ہے۔ حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کی زبان بظاہر بند تھی بات چیت نہیں کر سکتے تھے لیکن ذکرِ خفی جاری تھا یعنی ان کا قلب بھی ذاکر ہو گیا تھا اور جب انسان کا قلب ذاکر ہو جائے تو پھر اس کے درجات و مراتب اور مقامات کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ آپ کی ایک کرامت یہ تھی کہ جب کوئی آپ کی عیادت کے لیے آتا اور اس کی نظر آپ کے چہرے پر پڑتی تو اس کا قلب جاری ہو جاتا تھا۔ آپ نے اپنے صاحبزادگان اور مریدین کو ذکر کی تعلیم دی، وہ سب آپ کی ہدایت کے

مطابق نمازِ فجر سے قبل ذکر بالجہر کیا کرتے تھے۔

حضرت سید مخدوم اشرف جیلانی قدس سرہ (متوفی ۱۹۵۵ھ):

حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کے بڑے صاحبزادے حضرت سید مخدوم اشرف جیلانی قدس سرہ تھے۔انہی کی نام کی نسبت سے حضرت نے اپنی کنیت ''ابو مخدوم'' رکھی تھی۔وہ نہایت نیک، متقی اور پرہیز گار انسان تھے۔انہوں نے اپنے والدِ گرامی حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کی زیرِ نگرانی منازلِ سلوک طے کیں۔وہ بھی ذاکر تھے اور والدِ گرامی کی ہدایت پر نمازِ فجر سے قبل روزانہ پابندی سے ذکر کیا کرتے تھے اور اس میں بڑا کیف و سرور محسوس کیا کرتے تھے۔آپ نے اپنے والدِ گرامی کی زیرِ نگرانی دعائے حزب البحر اور دیگر اسمائے الٰہیہ کے چلے کیے اور خصوصاً ذکرِ الٰہی کی تعلیم حاصل کی اور اُسے تا دمِ وصال جاری رکھا۔آپ کا وصال والدِ گرامی کے سامنے عین جوانی کے عالم میں ہوا۔حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کو آپ کی اچانک وفات سے قلبی صدمہ پہنچا۔آپ کا مزار مبارک خاموش کالونی کے قبرستان میں واقع ہے۔

اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ (متوفی ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء):

راقم کے والدِ گرامی سیدی وسندی، مرشدی آقائی ومولائی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ اپنے وقت کے مشائخین میں اور ذاکرین میں بلند مقام رکھتے تھے اور آپ نے راہِ سلوک طے کرنے میں بڑی عبادت وریاضت اور مجاہدے کیے اور اپنے والدِ گرامی حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کی زیرِ نگرانی یہ مقامات

حاصل کیے۔ آپ کا معمول بھی یہی تھا کہ نمازِ فجر سے قبل ذکر بالجہر کرتے تھے، ہر رات ۱۰۰ نفل پابندی سے ادا کرتے اور اس کے بعد ذکر بالجہر میں مصروف ہوجاتے، آپ کا یہ ذکر نمازِ فجر تک جاری رہتا۔ راقم الحروف اکثر اندرونی اور بیرونی ممالک میں آپ کے ساتھ ہوتا اور کبھی رات میں آنکھ کھل جاتی تو آپ کے ذکر کی وہ سُریلی آواز کانوں میں آتی اور دل چاہتا کہ سنتے رہو اور ایسا محسوس ہوتا کہ انوار وتجلیات کی بارش ہورہی ہے۔

والدِ گرامی کے ایک مرید وخلیفہ مولانا عبد الرشید اشرفی مدظلہ العالی جو اس وقت موزمبیق میں موجود ہیں اور تبلیغِ اسلام میں مصروف ہیں۔ چند سال قبل جب وہ پاکستان آئے تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ میں ایک مرتبہ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے ہمراہ لاہور گیا وہاں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک تھا۔ عرس مبارک کے پہلے اجلاس کی صدارت آپ فرماتے تھے۔ لاہور میں آپ کا قیام حضرت مولانا سید خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (خطیب جامع مسجد وزیر خاں، لاہور) کے ہاں اکبری منڈی میں تھا۔ مولانا عبد الرشید فرماتے ہیں کہ: میں اور حضرت ایک ہی کمرے میں تھے، رات کو کھانے کے بعد حضرت ہمیں سُلا دیتے اور خود نوافل میں مصروف ہوجاتے۔ جب فجر کا وقت ہوتا تو آپ آواز دے کر ہمیں اُٹھاتے، ہم اُٹھ کر وضو کرتے حضرت کی اقتداء میں نماز پڑھتے اور اس کے بعد حضرت مختصر ناشتہ کر کے آرام فرما ہوتے۔

حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کا مقام:

ایک رات جب میں سو رہا تھا تو تہجد کے وقت اچانک میری آنکھ کھلی تو مجھے حضرت کے ذکر کرنے کی آواز آئی۔ آپ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر بڑی پیاری آواز میں کر رہے تھے۔ سردی کا

زمانہ تھا میں نے کمبل چہرے سے ہٹا کر دیکھا تو عجیب منظر نظر آیا۔ حضرت کی آواز آرہی تھی لیکن آپ نظر نہیں آرہے تھے، میں حیران ہوا کہ جب آواز آرہی ہے تو حضرت کہاں ہیں؟ اچانک میں نے اُوپر کی جانب دیکھا تو حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ زمین سے ۳ یا ۴ فٹ بلند ایک تخت پر بیٹھے ذکر کررہے ہیں۔ میں حیران ہوا میں نے سوچا کہ کہیں میں خواب نہ دیکھ رہا ہوں۔ میں نے اپنی آنکھوں کو ملا اور غور سے دیکھا تو واقعی آپ زمین سے ۴ فٹ بلند تھے۔ گویا آپ کے لیے ایک تخت بچھا ہوا تھا اور آپ اس پر بیٹھے ہوئے خشوع وخضوع کے ساتھ ذکر کررہے تھے۔ میں جب یہ منظر دیکھا تو مجھ پر کچھ خوف طاری ہوا اور میں دوبارہ کمبل چہرے پر ڈال کر سو گیا فجر کے وقت حضرت نے مجھے آواز دی۔ میں اُٹھ کر بیٹھا، آپ نے فرمایا: وضو کرلو نمازِ فجر کا وقت ہو گیا ہے۔ میں جلدی سے وضو کر کے آیا حضرت کی اقتداء میں نمازِ فجر ادا کی اس کے بعد حضرت آرام فرما ہو گئے۔ ۹ بجے حضرت بیدار ہوئے ناشتہ لگایا گیا، رات والے واقعہ کا اثر میرے ذہن پر تھا میں نے دل میں سوچا کہ ناشتے کے دوران حضرت سے اس واقعہ کا ذکر کروں گا اور پوچھوں گا کہ یہ سب کیا تھا؟ میں ابھی دل میں سوچ ہی رہا تھا کہ حضرت نے خود ہی فرمایا: عبدالرشید! رات میں جو کچھ تم نے دیکھا اس کا ذکر کسی سے مت کرنا اور اگر کرنا ہو تو ہمارے انتقال کے بعد کرنا۔ مولانا عبدالرشید اشرفی کہتے ہیں کہ: میں آج یہ واقعہ آپ کے سامنے بیان کررہا ہوں ورنہ میں نے حضرت کی زندگی میں کسی سے یہ واقعہ بیان نہیں کیا۔ آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندے اپنے مقامات، درجات اور کرامات کو کس طرح چھپاتے ہیں۔ اگر کوئی اور ہوتا تو وہ یہ سوچتا کہ یہ واقعہ سب کو بتایا جائے تاکہ

لوگوں کے دلوں میں میری عزت، مقام اور کرامات کی دھاک بیٹھ جائے لیکن اہل اللہ بے نفس ہوتے ہیں ان کا ہر عمل صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لیے ہوتا ہے۔ اسی لیے آپ نے اپنی زندگی میں اپنے مرید کو یہ واقعہ بیان کرنے سے منع فرمادیا۔ ہم نے دیکھا کہ والدِ گرامی اپنے معمولات پر بڑی استقامت کے ساتھ عمل کرتے تھے۔ سفر ہو یا حضر صحت ہو یا بیماری، غم ہو یا خوشی، کیسا ہی مقام ہو اور کیسی ہی کیفیت ہو ان کے معمولات میں کبھی بھی کمی نہیں آئی ان کے نوافل اور ذکر سورۂ مزمل اور دعائے حزب البحر یہ تمام چیزیں ہمیشہ جاری رہیں۔ یعنی وہ بڑی استقامت کے ساتھ اپنے معمولات پر عمل کرتے تھے اور اپنے مریدین و معتقدین کو بھی استقامت کی تعلیم دیتے تھے۔

ذاکر کا مقام و مرتبہ:

گزشتہ صفحات میں حضرت قطبِ ربانی اور حضرت اشرف المشائخ قدس سرہما کے واقعات آپ پڑھ چکے ہیں۔ جن سے آپ کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ جو لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں کیسے مقامات و درجات عطا فرماتا ہے۔ اسی طرح کا ایک واقعہ جو حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے سفر کے دوران پیش آیا۔ جو راقم نے خود حضرت کی زبان سے سنا۔ والدِ گرامی ہر سال حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں شرکت کے لیے لاہور تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اوقاف کی جانب سے آپ کا بلاوا آتا تھا اور آپ پہلے اجلاس کی صدارت فرماتے تھے۔ آپ نے ۳۵ سال مسلسل حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے پہلے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ اس زمانے میں حضرت ٹرین سے سفر کرتے تھے۔ آپ ٹرین میں سفر

کر رہے تھے، آپ کے ساتھ آپ کے برادرِ اصغر (راقم کے چچا) حضرت صاحبزادہ سید طیب اشرف جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کے مرید فیض محمد اشرفی مرحوم اور حضرت کے بھتیجے صاحبزادہ سید محبوب اشرف جیلانی مدظلہ العالی تھے۔

ذاکر صاحب کی آمد:

اس ڈبے میں دیگر اور افراد بھی تھے اچانک ایک صوفی صاحب ٹرین کے اس ڈبے میں داخل ہوئے۔ سفید داڑھی اور زلفیں سفید ٹوپی اور کرتا پاجامہ پہنے ہوئے تھے وہ آکر کونے میں ایک سیٹ پر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر خاموش رہے پھر انہوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ذکر شروع کر دیا۔ ابتداء میں آہستہ آہستہ ذکر کیا، پھر ان کی آواز بلند ہونے لگی اور اتنی بلند ہوئے کہ ٹرین کے اُس ڈبے میں جتنے افراد بیٹھے تھے اور آپس میں گفتگو کر رہے تھے وہ سب خاموش ہو کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔ اب کیفیت یہ تھی کہ ہر شخص خاموشی سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا اور وہ محویت کے عالم میں آنکھیں بند کر کے ذکر میں مشغول تھے۔ والدِ گرامی حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ: میں نے بھی آہستہ آہستہ ذکر شروع کیا جیسے ہی میں نے ذکر شروع کیا۔ انہوں نے فوراً ذکر روک کر آنکھیں کھول کر دیکھا پورے ڈبے پر نظر دوڑائی اور میری جانب دیکھتے ہی میری طرف بڑھے اور آکر میرے قدموں میں بیٹھ گئے اور وہیں پھر دوبارہ ذکر شروع کر دیا اور اُسی طرح بلند آواز سے ذکر کرنے لگے جب ان کو ذکر کرتے ہوئے کچھ دیر ہوگئی تو والدِ گرامی کے مرید فیض محمد اشرفی نے ان کے کان میں کہا: محمد رسول اللہ ﷺ جیسے ہی یہ آواز ان کے کان میں پہنچی انہوں نے ذکر بند کر دیا اور گھور کر فیض محمد اشرفی کو دیکھا، پھر کھڑے ہوئے اور

چلتی ٹرین سے نیچے اتر گئے۔ لوگ یہ سمجھے کہ شاید انہوں نے چھلانگ لگا دی اور ظاہر ہے کہ چلتی ٹرین سے کوئی اترے تو اس کا بچنا ناممکن ہے لیکن لوگوں نے جب کھڑکی میں سے دیکھا تو وہ سامنے چلتے ہوئے جا رہے تھے۔ یہ شان ہے اللہ کا ذکر کرنے والوں کی کہ چلتی ٹرین سے اترنا ان کے لیے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ والدِ گرامی نے پھر فیض محمد اشرفی کو ڈانٹا اور فرمایا کہ: ''تم نے ایسا کیوں کیا؟ وہ تو اپنی محویت میں اللہ کا ذکر کر رہا تھا اور نا جانے وہ کتنے منازل و مقامات طے کر رہا ہوگا اور تم نے اس کے کان میں سرکار ﷺ کا نام لے لیا۔ گویا تم نے آگ پر پانی ڈال دیا'' کیونکہ اللہ کے ذکر میں جلال ہے اور اس کے محبوب ﷺ کے اسم مبارک میں جمال ہے۔ اسی لیے جب ہم ذکر روکتے ہیں تو حضور جانِ عالم ﷺ کا اسمِ گرامی لیتے ہیں لیکن جس وقت تم نے ایسا کیا وہ وقت مناسب نہیں تھا اسی لیے وہ ذاکر صاحب غصے میں اتر کر چلے گئے۔

حضرت سید عاشر اشرف جیلانی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت قطبِ ربانی ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کے سگے بھانجے حضرت سید عاشر اشرف جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ذاکر تھے۔ انہوں نے راہِ سلوک طے کرنے میں حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ سے رہنمائی حاصل کی۔ آپ روزانہ کئی کئی گھنٹے مسلسل ذکرِ بالجہر کرتے تھے۔ جس وقت آپ ذکر کر رہے ہوتے اس وقت لوگوں پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ لوگ کمرے کے پاس سے گزرنے میں خوف محسوس کرتے تھے۔ آپ نہایت متقی، پرہیزگار انسان تھے۔ پوری زندگی رشد و ہدایت میں گزاری اور تصوف کی تعلیم لوگوں کو دیتے رہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد آپ صرف ایک مرتبہ پاکستان

تشریف لائے اور کئی مہینے قیام فرمایا۔اس کے بعد دہلی تشریف لے گئے اور تادمِ وصال دہلی ہی میں مقیم رہے۔آپ کا وصال غالباً ۱۹۸۳ء دہلی میں ہوا۔آپ کو حضرت سلطان نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی قدس سرہ سے بڑی عقیدت و محبت تھی۔اسی لیے آپ کا مزارِ مبارک بستی نظام الدین میں محبوبِ الٰہی قدس سرہ کی خانقاہ میں واقع ہے۔

ان واقعات سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ جو لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور جو اس ذکر کی لذت سے آشنا ہیں وہ پھر کبھی بھی اس ذکر کو ترک نہیں کرتے، کیونکہ ذکر کے دوران جو مشاہدات انہیں ہوتے ہیں اور جو مقام انہیں ملتے ہیں وہ کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتے۔میرے والدِ گرامی حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے فرمایا کہ: ”ذاکر پر بوقتِ ذکر انوار و تجلیات کی بارش ہوتی ہے۔ذاکر مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتا ہے اور ذاکر مرنے کے بعد بھی اُسی طرح فیض پہنچاتا ہے جس طرح اپنی زندگی میں“۔پھر فرمایا: ”ذکر کرو اور ذکر کی فکر کرو کیونکہ اسی میں فلاح ہے اور اسی میں نجات ہے“۔جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اس پر ایک کیفیت طاری ہوتی ہے اور وہ خشوع و خضوع کے ساتھ اُس ذکر میں مشغول رہتا ہے یہاں تک کہ اُسے وقت کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ اُس نے کتنی دیر ذکر کیا۔کیونکہ اُسے جو لذت، کیفیت اس ذکر سے حاصل ہوتی ہے وہ کسی چیز سے نہیں ہو سکتی۔پھر اس کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ وہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔جب خلوت میں ہوتا ہے تو ذکرِ بالجہر کرتا ہے اور جب جلوت میں (یعنی لوگوں کے درمیان) ہوتا ہے تو پھر ذکرِ خفی کرتا ہے اور کبھی بھی اس ذکر سے خالی نہیں رہتا اسی ذکر کی برکت سے اُس کا ظاہر و باطن پاک ہو جاتا ہے اور پھر وہ جیسے لوگوں کے چہروں

کو دیکھتا ہے ایسے ہی وہ لوگوں کے دلوں کو بھی دیکھتا ہے۔ یہی اللہ والوں کی شان ہے۔

درگاہ عالیہ اشرفیہ میں ذکر کی محافل:

اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ اپنے والدِ گرامی حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کے وصال کے بعد مسندِ سجادگی پر رونق افروز ہوئے تو آپ نے درگاہ شریف کے معمولات مقرر فرمائے۔ چنانچہ جمعرات کو بعد نمازِ عشاء ذکرِ بالجہر کی محفل منعقد کی، آپ مریدین کو باقاعدہ ذکر کی تعلیم دیتے تھے اور حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کے مزارِ مبارک کے قریب بیٹھ کر ذکر کراتے تھے۔ اس کے علاوہ آپ نے مریدین کو یہ اجازت بھی دی کہ وہ اپنے گھروں میں نمازِ فجر سے قبل یہ ذکر کریں۔ حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ نے ذکر کی جو محفل شروع کی الحمد للہ! تادمِ تحریر وہ جاری ہے۔ ہر جمعرات کو رات ۱۰ بجے حضرت قطبِ ربانی اور حضرت اشرف المشائخ قدس سرہما کے مزارات کے قریب مریدین و معتقدین بیٹھ کر ذکرِ بالجہر کرتے ہیں۔ جس سے قلبی سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ لوگ کراچی کے دور دراز علاقوں سے سفر کرتے ہوئے درگاہ شریف پہنچتے ہیں اور ذکر کی محفل میں شریک ہوتے ہیں۔ اس محفل میں شرکت کرنے والے ان دونوں بزرگوں کے فیضان سے مستفیض ہوتے ہیں۔

مٹا دو اپنی ہستی کو گر کچھ مرتبہ چاہو
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی

کے زیرِ نگرانی درگاہ عالیہ اشرفیہ میں ہونے والے

(ہفتہ واری و ماہانہ روحانی تربیتی پروگرام)

۱۔ ہر جمعرات کو رات ۱۰ بجے ذکر حلقہ ہوتا ہے۔

۲۔ ہر جمعہ کو بعد نمازِ جمعہ ختم خواجگان ہوتا ہے اس کے بعد درود شریف کا ختم اور مختصر نعت خوانی ہوتی ہے۔

۳۔ ہر اتوار کو عصر تا مغرب روحانی تربیتی نشست ہوتی ہے۔

۴۔ ہر چاند کی پہلی جمعرات کو درگاہ شریف میں شب بیداری کا پروگرام ہوتا ہے۔ جس میں آیتِ کریمہ، اللہ الصمد اور درود شریف کا ختم ہوتا ہے پھر رات ۴ بجے ذکر حلقہ ہوتا ہے اور حضرت فخر المشائخ اپنے مخصوص انداز میں دعا فرماتے ہیں۔

۵۔ ہر مہینے چاند کی ۱۳ر تاریخ کو بعد نمازِ مغرب تا عشاء حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفل نعت ہوتی ہے۔

۶۔ ہر مہینے چاند کی ۱۷ر تاریخ کو رات ۱۰ بجے سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قطبِ ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفل سماع ہوتی ہے۔

۷۔ ہر مہینے کی ۲۷ر تاریخ کو رات ۱۰ بجے بانیٔ سلسلہ اشرفیہ غوث العالم تارک السلطنت محبوبِ یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کی ماہانہ فاتحہ اور محفلِ سماع ہوتی ہے۔

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی
کے زیرِ نگرانی درگاہ عالیہ اشرفیہ میں ہونے والے
(سالانہ روحانی تربیتی پروگرام)

۱۔ شبِ عاشورہ:

۹؍محرم الحرام کی رات شب بیداری ہوتی ہے۔

۲۔ شبِ میلاد:

۱۱؍ربیع الاوّل کی رات کو حضورِ اکرم ﷺ کے میلاد کے سلسلے میں حضرت فخر المشائخ ڈاکٹر ابوالمکرم سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی خصوصی بیان فرماتے ہیں۔

۳۔ شبِ معراج:

۲۶؍رجب المرجب کی رات کو محفل نعت و بیان بسلسلہ شبِ معراج منعقد ہوتا ہے۔

۴۔ شبِ برأت:

۱۴؍شعبان المعظم کی رات روحانی اجتماع ذکر حلقہ اور خصوصی دعا ہوتی ہے۔

۵۔ ختم قرآن:

۲۰؍رمضان المبارک کی رات کو تراویح میں ختم قرآن ہوتا ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت منایا جاتا ہے۔

۶۔ شب قدر:

۲۶؍رمضان المبارک کی رات میں شبینہ ہوتا ہے جس میں آخری پارے کی تلاوت حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی فرماتے ہیں اس کے بعد خصوصی دعا ہوتی ہے۔

فضیلتِ ذکر

ضلع گیا میں ایک دن حضرت قطب ربانی ابومخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ نے ''**ذکر کی فضیلت**'' بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ذکر کی دو قسمیں ہیں:

۱)ذکر باللسان

۲)اور ذکر بالقلب

''**ذکر باللسان**'' کا مطلب زبان سے ذکر کرنا اور ''**ذکر بالقلب**'' کا مطلب دل سے ذکر کرنا۔

پھر فرمایا کہ: اسے ذکر بالجہر اور ذکر خفی بھی کہا جاتا ہے ذکر بالجہر زبان سے اور ذکر خفی دل سے کیا جاتا ہے اگر چہ یہ دونوں ذکر مقبول ہیں مگر تاثیر دل کے ذکر کی ہے اور جو طالبِ صادق زبان و دل دونوں سے ذکر کرتا ہے وہ بہت جلد مقامات طے کرتا ہے۔

مزید فرمایا کہ: ذاکر سے شیطان ہمیشہ دور رہتا ہے، ذاکر پر بوقتِ ذکر رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور ذاکر کو ذکر سے جو لذت و حلاوت ملتی ہے وہ کسی اور چیز سے نہیں مل سکتی۔

(ملفوظاتِ قطبِ ربانی قدس سرہ)